PAK-QATAR TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر تکافل
تعاون بہتری کے لئے

# عِبادُ الرحمٰن

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

قرآن کریم کتاب ہدایت ہے، اللہ جل شانہ نے ہماری رہنمائی کے لیے مختلف مقامات پر اپنے بندوں کی کئی صفات کا تذکرہ کیا ہے جن سے آراستہ ہو کر وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوئے، ان میں سے ایک مقام سورۂ فرقان کی آخری آیات ہیں، ان آیات کو اللہ رب العزت نے ''عباد الرحمٰن'' (رحمٰن کے بندے) کے عنوان سے شروع کیا ہے، یعنی رحمٰن کے بندوں کی عبادت و بندگی، ان کی نشست و برخاست، ان کے اخلاق کریمانہ، جذبہ خدمت خلق، حقوق و فرائض کی ادائیگی کا طریقہ کار، غرض صبح شام کی ذاتی و اجتماعی مصروفیات اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتے ہیں، جب کسی کام کو کرنے کا حکم دیا جائے تو اسے بجالائے اور جب کسی کام سے روکا جائے تو رک جائے۔ خلاصہ یہ کہ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہے، اگر کام مرضی کے مطابق ہو جائے تو شکر ادا کرے، اگر مرضی کے خلاف ہو تو صبر سے کام لے، یہی "مقام بندگی" ہے اور انہی صفات کے حامل افراد "عباد الرحمٰن" کہلاتے ہیں۔

*Calendar*

# 2020

۱۴۴۱ھ - ۱۴۴۲ھ

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (63)

ترجمہ: ”اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں“۔

"The Servants of the Rahman (the All-Merciful, Allah) are those who walk on the earth humbly"

## عباد الرحمٰن

قرآن کریم کتاب ہدایت ہے، اللہ جل شانہ نے ہماری رہنمائی کے لیے مختلف مقامات پر اپنے بندوں کی مختلف صفات کا ذکر کر کے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حقیقی کامیاب بندہ وہ ہے جو ان صفات سے آراستہ ہو کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائے، ان میں سے ایک مقام سورۂ فرقان کی آخری آیات ہیں، ان آیات کو اللہ رب العزت نے ”عباد الرحمٰن“ کے عنوان سے شروع کیا ہے، اگر اسلوب بیان پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک اہم حکم ارشاد فرمایا: الرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (الفرقان:٥٩) ”رحمٰن کے بارے میں کسی خبر رکھنے والے سے پوچھو“

یعنی اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، اس کے احکامات، اس تک پہنچنے کا راستہ طے کرنا ہے تو کسی خبر رکھنے والے سے معلوم کرو، وہ خبر رکھنے والا تمہیں بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ تک کون سا راستہ جا رہا ہے اور کتنی آسانی سے جا رہا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو اس پر عمل کرنے کے آسان طریقے بھی ارشاد فرماتے ہیں، چنانچہ اسی حکم کو پورا کرنے کے لیے ”عباد الرحمٰن“ کی صفات بیان کیں کہ ان کی چال ایسی ہوتی ہے، ان کی گفتگو کا انداز ایسا ہوتا ہے، ان کے دن اور رات ایسے گزرتے ہیں۔

”عباد“ عبد کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں ”بندہ یا غلام“ اور بندہ وہ ہوتا ہے جو اپنے مولیٰ کی مرضی کے مطابق کام کرے۔ لہٰذا ”رحمٰن کے بندوں“ کی عبادت، کھانا پینا، گھر والوں سے حسنِ سلوک اور ان کی بول چال، مستحقین کے حقوق ادا کرنا، خدمتِ خلق کی محنت، غرض ان کی دن بھر کی مصروفیات اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع اور اسی کو راضی کرنے کے لیے ہوتی ہیں، جب کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے کر لیا جائے، جب کسی کام سے روک دیا جائے رک جائے، یعنی ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، اگر کام اپنی مرضی کے مطابق ہو تو شکر کرے اور اگر اپنی مرضی کے خلاف ہو تو صبر کرے، اسی سے مقامِ عبدیت عطا ہوتا ہے اور اسی کا نام ایمان ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: الاِیْمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ صَبْرٌ وَ نِصْفٌ شُكْرٌ (شعب الایمان) ترجمہ: ”ایمان کے دو حصے ہیں، آدھا صبر اور آدھا شکر“۔

پھر ان صفات کے حاملین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے میں اپنے ذاتی نام ”اللہ“ کے بجائے اپنی بے شمار صفات میں سے ”الرحمٰن“ کی صفت کا انتخاب فرمایا، اور اس میں ہمارے لیے رہنمائی اور آگاہی کا ایک جہاں آباد ہے کہ یہ بندے کوئی عام بندے نہیں ہیں، بلکہ ”رحمٰن“ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت ”رحمت“ کا اثر ان بندوں کے اندر بھی ظاہر ہوتا ہے، وہ مخلوق کے لیے سراپا رحمت بن جاتے ہیں، اگر وہ کبھی سختی بھی کرتے ہیں تو ضرورت یا مصلحت کی وجہ سے، ورنہ عام حالات میں وہ سختی نہیں کرتے، ان پر صفتِ رحمت غالب ہوتی ہے، اگر کبھی گھر کے کسی فرد، کسی ملازم یا شاگرد، دوست رشتہ دار سے کوئی غلطی ہو جائے تو ان پر گرجنے برسنے کے بجائے اپنے جذبات قابو میں رکھتے ہیں۔ یہ صفتِ رحمت نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں بھی مکمل طور پر موجود تھی اور اس صفت کی تعریف خود قرآن مجید میں بھی کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ:١٢٨)

ترجمہ: ”(لوگو!) تمہارے پاس ایسا رسول آیا ہے جو تمہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے!“

لہٰذا ان صفات سے پہلی ہدایت یہ ملتی ہے کہ عافیت اسی میں ہے کہ مومن حاکم بننے کے بجائے بندہ بن کر رہے اور ترش رو بننے کے بجائے نرم خو بنے، اسی طرح وہ رحمٰن کے خاص بندوں یعنی ”عباد الرحمٰن“ میں شامل ہو سکتا ہے۔

جمادی الاولیٰ – جمادی الثانیہ ١٤٤١ھ

Jan
2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | 1 ٥ | 2 ٦ | 3 ٧ | 4 ٨ | 5 ٩ | 6 ١٠ | 7 ١١ | 8 ١٢ | 9 ١٣ | 10 ١٤ | 11 ١٥ | 12 ١٦ |
| 13 ١٧ | 14 ١٨ | 15 ١٩ | 16 ٢٠ | 17 ٢١ | 18 ٢٢ | 19 ٢٣ | 20 ٢٤ | 21 ٢٥ | 22 ٢٦ | 23 ٢٧ | 24 ٢٨ | 25 ٢٩ | 26 ٣٠ |
| 27 یکم جمادی الثانیہ | 28 ٢ | 29 ٣ | 30 ٤ | 31 ٥ | | | | | | | | | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

### گروپ ہیلتھ تکافل

ملازمین کی معاشی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے گروپ ٹرم ہیلتھ کیئر تکافل پلان ڈیزائن کیا گیا ہے جس میں ادارہ کنٹری بیوشن ادا کرتا ہے اور اس کے ملازمین کو ’ہاسپٹلائزیشن‘ میڈیکل اخراجات، بچے کی پیدائش اور روزمرہ کی طبی ضروریات فراہم کی جاتی ہیں۔

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا(63)

ترجمہ: ''(رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں''۔

"those who walk on the earth humbly"

# چال میں اعتدال

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ''عباد الرحمن'' کی چال اور گفتگو کا ذکر فرما کر یہ رہنمائی فرمائی کہ جسے تم کامیاب انسان سمجھتے ہو، اس کے معمولات دیکھنے سے پہلے اس کی چال ڈھال کو دیکھا جائے، کہیں متکبرانہ تو نہیں؟ کہیں وہ اپنی عبادات کی وجہ سے خود کو کسی اونچے مقام پر تو نہیں سمجھتا؟ کہیں پیسے کی فراوانی نے تکبر میں تو مبتلا نہیں کر دیا؟ اگر ایسا ہے تو وہ ''عباد الرحمن'' میں داخل نہیں، کیونکہ رحمٰن کے بندے تو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، نہ ہی وہ اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں اور نہ ہی اپنی عاجزی دکھانے کے لیے چلنے میں ایسا بناوٹی انداز اختیار کرتے ہیں کہ ایک اچھا خاصا انسان بیمار معلوم ہو، بلکہ بے تکلفی اور سہولت کے ساتھ پروقار درمیانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک آدمی کو مریل قسم کی چال چلتے دیکھا تو فرمایا کیا تم بیمار ہو؟ اس نے کہا نہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اٹھا کر فرمایا کہ قوت کے ساتھ چلا کرو (ابن کثیر)۔ اور قرآن کریم میں بھی یہی انداز اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِكَ (لقمان:١٩)

''اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو''

یعنی انسان کو درمیانی رفتار اور انداز سے چلنا چاہیے، رفتار نہ اتنی تیز ہو کہ بھاگنے کے قریب پہنچ جائے اور نہ اتنی آہستہ کہ سستی میں داخل ہو جائے، یہاں تک کہ جب کوئی شخص جماعت سے نماز پڑھنے جا رہا ہو تو اس کو بھی آنحضرت ﷺ نے بھاگنے سے منع فرما کر وقار اور سکون کے ساتھ چلنے کی تاکید فرمائی (آسان ترجمہ قرآن)۔ شمائل ترمذی میں آپ ﷺ کی چلنے کی کیفیت سے متعلق تین روایات ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی چلنے کی رفتار ذرا تیز ہوتی تھی، آپ ﷺ پاؤں اٹھا اٹھا کر چلتے تھے جیسا کہ صحت مند آدمی چلتا ہے، پاؤں گھسیٹ کر چلنے کی عادت ہرگز نہ تھی اور آپ ﷺ ہلکا سا آگے کو جھک کر چلتے تھے۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی چال کو سنت سمجھ کر اختیار فرمایا۔

عاجزی کو چال کے ساتھ خاص کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف ان کی چال میں تواضع اور عاجزی ہوتی ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ سراپا عاجزی ہوتے ہیں جس کا اظہار ان کے چلنے میں بھی ہوتا ہے۔ اور تواضع کی ضد ''تکبر'' ہے اور تکبر کو 'ام الامراض' یعنی تمام اخلاقی بیماریوں کی جڑ بھی کہا جاتا ہے اور تکبر سے متعلق قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا، جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ ایک آدمی نے سوال کیا، انسان کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اور اس کے جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے)؟ آپ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ جمیل (صاحب جمال) ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے، جبکہ تکبر، حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔'' (مسلم) بسا اوقات کسی انسان میں تکبر، تواضع کی صورت میں بھی ہوتا ہے، یعنی تواضع اس لیے کرتا ہے کہ لوگ مجھے بڑا سمجھیں، اس کی علامت یہ ہے کہ تواضع کے بعد اگر لوگ اس کی عزت اور تعظیم نہ کریں تو برا مانتا ہے، حالانکہ اللہ والے خود کو تعظیم کا مستحق نہیں سمجھتے۔ اسی طرح ایسی تواضع بھی ممنوع ہے جس سے دین کا کام نہ ہو سکے، یعنی یہ سمجھ کر ہم تو کسی قابل نہیں دین کا کام ہی چھوڑ دیا جائے۔ لہٰذا نیکی کا کام ضرور کرنا چاہیے، البتہ بندہ خود کو نیک نہ سمجھے۔

''عباد الرحمن'' کی اس صفت سے ہمیں یہ ہدایت ملتی ہے کہ خود کو اپنے مال، عہدہ یا علم کی وجہ سے بڑا نہ سمجھے، بلکہ عاجزی اختیار کرے، اپنی چال میں میانہ روی رکھے، نہ ہی اکڑ کر چلے اور نہ اس طرح سستی سے چلے کہ لوگ بیمار سمجھیں، یہ صفت ہم اپنے اندر پیدا کر کے ''عباد الرحمن'' کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جمادی الثانیہ – رجب ١٤٤١ھ

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | 1 ٦ | 2 ٧ | 3 ٨ | 4 ٩ | 5 ١٠ | 6 ١١ | 7 ١٢ | 8 ١٣ | 9 ١٤ |
| 10 ١٥ | 11 ١٦ | 12 ١٧ | 13 ١٨ | 14 ١٩ | 15 ٢٠ | 16 ٢١ | 17 ٢٢ | 18 ٢٣ | 19 ٢٤ | 20 ٢٥ | 21 ٢٦ | 22 ٢٧ | 23 ٢٨ |
| 24 ٢٩ | 25 ٣٠ | 26 یکم رجب | 27 ٢ | 28 ٣ | 29 ٤ | | | | | | | | |

*'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'*

**گروپ فیملی تکافل**

گروپ فیملی تکافل میں کسی بھی ادارے کی طرف سے کنٹری بیوشن ادا کیا جاتا ہے اور اس کے ملازمین یا ان کے زیرِ کفالت افراد کو کسی بھی قدرتی یا حادثاتی، معذوری یا انتقال کی صورت میں مقررہ شدہ رقم دی جاتی ہے۔


111-TAKAFUL(825-238)

PAKISTAN'S PIONEER AND THE LARGEST TAKAFUL GROUP

www.pakqatar.com.pk

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

# وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (63)

ترجمہ: ’’اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں‘‘۔

"and when the ignorant people speak to them, they reply peacefully"

## گفتگو میں سلامتی

’’عباد الرحمٰن‘‘ کی ایک صفت ان کی گفتگو میں میانہ روی، سلامتی اور ٹھہراؤ ہے۔ ان کے الفاظ کا چناؤ، ادائیگی اور لہجہ نرم، معتدل اور پروقار ہوتا ہے، وہ گالی گلوچ، بری بات اور فحش گوئی سے مکمل پرہیز کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ہمیں گفتگو کا طریقہ بھی سکھایا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (الاحزاب: ۷۰) ’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہا کرو‘‘ معلوم ہوا کہ الفاظ کا چناؤ بھی اچھا ہونا چاہیے، اور سیدھی اور صاف بات کرنی چاہیے، قرآن مجید میں ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے ان کو بڑے سخت الفاظ میں کہا: إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (الاعراف: ۶۶) ترجمہ: ’’ہم یقینی طور پر دیکھ رہے ہیں کہ تم بے وقوفی میں مبتلا ہو، اور بے شک ہمارا گمان یہ ہے کہ تم ایک جھوٹے آدمی ہو‘‘ مطلب یہ ہوا کہ آپ (العیاذ باللہ) بے وقوف بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔ لیکن اس کے جواب میں حضرت ہود علیہ السلام نے ان کے سخت لہجہ کے مقابلے میں نرم گفتگو فرمائی اور ان کی بازاری گفتگو کا جواب نرمی اور متانت سے اس طرح دیا: يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (الاعراف: ۶۷) ’’اے میری قوم! مجھے کوئی بے وقوفی لاحق نہیں ہوئی، بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر ہوں‘‘

اس سے یہ ہدایت ملتی ہے کہ جب کسی کو نیکی کی دعوت دینی ہو تو ذات یا صفات پر حملہ کرنے کے بجائے نرمی سے بات کی جائے، کیونکہ دین میں بدتمیزی کا جواب بدتمیزی سے نہیں دیا جاتا بلکہ تمیز سے دیا جاتا ہے۔ اسی بات کو رب العالمین نے یہاں ذکر فرمایا ہے کہ رحمٰن کے بندوں کی ایک خاص صفت یہ بھی ہے کہ وہ جاہلوں کی بدکلامی اور گالی گفتار کا جواب برے الفاظ میں دینے کے بجائے شریفانہ انداز میں دیتے ہیں، نہ ان سے الجھتے ہیں اور نہ ہی بحث ومباحثہ کرتے ہیں، بلکہ امن وسلامتی والی بات کہہ کر معاملہ ٹال دیتے ہیں اور عفو ودرگزر سے کام لیتے ہیں۔ آج کل سوشل میڈیا کے دور میں اس پر عمل کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے امام ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے شاعر بھی تھے، انہوں نے جو علم وحکمت کے موتی شریعت سے سمجھے، انہیں اپنے شعروں میں نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا، وہ فرماتے ہیں:

يخاطبني السفيه بكل قبح : فاكره اكون له مجيبا ☆ يزيد سفاهة فازيد حلما : كعود زاده الاحراق طيبا

’’جاہل اور بے وقوف شخص مجھے ہر برے انداز سے پکارتا ہے، لیکن میں اس کے باوجود اسے (برا) جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ پھر وہ اپنی جہالت (گالم گلوچ) میں جتنا بڑھتا رہتا ہے، میرے حلم میں اتنا ہی اضافہ ہوتا رہتا ہے، جیسے کہ عود (خوشبودار لکڑی) جتنا جلتی ہے زیادہ خوشبو بکھیرتی ہے۔‘‘

’’عباد الرحمٰن‘‘ کی اس صفت میں ہمارے لیے بڑا سبق ہے کہ اگر دین کی کوئی بات معلوم ہے تو وہ ادب، شائستگی اور تہذیب سے کہہ دینی چاہیے، لیکن بحث کرنا، بدتہذیبی پر اتر آنا یا ذات کو نشانہ بنانا سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔ اسی بات کو سمجھانے کے لیے قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرمایا: ’’اور جب وہ کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں، اور کہتے ہیں:‘‘ کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہم تمہیں سلام کرتے ہیں۔ ہم نادان لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔‘‘ (القصص: ۵۵) جاہل آدمی کی بات کے جواب میں خاموش رہنا بھی بڑے صبر کی بات ہے، چہ جائیکہ ان کو سلامتی کی بات کہنا۔ لیکن ’’رحمٰن کا بندہ‘‘ رحمٰن کی رضا کے لیے غصے کو پی کر سلامتی کی بات کہتا ہے، یہ بڑے کمال کی بات ہے اور اس صفت کا حامل شخص یقیناً رحمٰن کے خاص بندوں میں شامل ہونے کا مستحق ہے۔

**Mar 2020**

رجب – شعبان ۱۴۴۱ھ

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | 1 ۵ | 2 ۶ | 3 ۷ | 4 ۸ | 5 ۹ | 6 ۱۰ | 7 ۱۱ | 8 ۱۲ |
| 9 ۱۳ | 10 ۱۴ | 11 ۱۵ | 12 ۱۶ | 13 ۱۷ | 14 ۱۸ | 15 ۱۹ | 16 ۲۰ | 17 ۲۱ | 18 ۲۲ | 19 ۲۳ | 20 ۲۴ | 21 ۲۵ | 22 ۲۶ |
| 23 ۲۷ | 24 ۲۸ | 25 ۲۹ | 26 یکم شعبان | 27 ۲ | 28 ۳ | 29 ۴ | 30 ۵ | 31 ۶ | | | | | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

**بینکا تکافل**

پاک قطر فیملی تکافل لمیٹڈ نے FWU کے ساتھ بینکا تکافل کے فروغ کا معاہدہ کیا ہوا ہے اور پاکستان کے 100 سے زائد شہروں میں 2000 سے زائد اسلامی بینکنگ شاخوں کے ذریعے تکافل کے فروغ پر کام کر رہا ہے۔

PAK-QATAR TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّداً وَّقِیَاماً (64)

ترجمہ: ’’اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں اور (کبھی) قیام میں‘‘۔

"and those who pass the night prostrating themselves and standing before their lord"

## تنہائی میں عبادت اور رجوع الی اللہ

’’عبادالرحمٰن‘‘ کی ایک خاص صفت تنہائی میں اپنے رب کو یاد رکھنا ہے۔لوگوں کے درمیان نیکی کا کام کرنا اور عبادات سرانجام دینا عام معمول ہے،لیکن تنہائی میں اپنی زندگی کو گناہوں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا یہ انتہائی اہم خصوصیت ہے،تنہائی کی عبادت کا ایک اہم جزء تہجد کا اہتمام کرنا ہے۔اسی کو قیام اللیل بھی کہا جاتا ہے اور تہجد بھی۔البتہ بہت سے علماء کرام نے ان دونوں کے درمیان کچھ فرق بھی کیا ہے کہ قیام اللیل کا مطلب ہے رات میں کسی بھی وقت کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ چنانچہ اگر کوئی مغرب کے بعد نفل نماز پڑھے یا عشاء کے بعد کی سنتیں،نوافل یا وتر کی نماز پڑھ لے یا رات کو اٹھ کر تہجد پڑھ لے سب اس قیام اللیل میں داخل ہے۔مگر تہجد کا لفظ عام طور پر ان نفلوں کو کہا جاتا ہے جو آدمی سو کر اٹھنے کے بعد ادا کرتا ہے۔قرآن مجید میں قیام اللیل اور تہجد دونوں کا علیحدہ علیحدہ بھی ذکر ہے اور اس آیتِ مبارکہ میں رات کی عبادت کا ذکر کر کے دونوں کو اس معنی میں شامل کر دیا گیا ہے۔نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: **’’رات کے قیام یعنی تہجد کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے،تمہارے رب کے قرب کا ذریعہ ہے،گناہوں کو مٹانے والی اور گناہوں سے روکنے والی ہے‘‘(ترمذی)**۔تہجد کی نماز کے تین درجات ہیں،ان میں سے کسی پر بھی عمل کر لیا جائے تو ان شاء اللہ تہجد کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

سب سے بہتر صورت تو یہ ہے کہ رات کو سو جائیں اور جیسے ہی آنکھ کھلے تو بیٹھ کر تھوڑا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور پھر وضو کر کے چار یا آٹھ رکعتیں پڑھ لی جائیں،اس سے قیام اللیل کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی اور یہ تہجد کی بھی، نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عام معمول یہی تھا۔تہجد کی اس سے کم درجہ کی صورت یہ ہے کہ اگر رات کو آنکھ نہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو رات کے کسی بھی حصہ میں مثلاً عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے تہجد کی نیت سے چار یا آٹھ رکعتیں پڑھ لی جائیں تو قیام اللیل کی فضیلت تو حاصل ہو ہی جائے گی اور اللہ کی ذات سے امید ہے کہ تہجد گزاروں میں بھی شمار ہو جائے گا۔تیسری صورت جو سب سے آسان ہے اور ہر شخص کر سکتا ہے کہ عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کر لی جائے اور عشاء کے وتر کے ساتھ دو نفل پڑھ لے تو ان لوگوں میں شمار ہو سکتا ہے جو ساری رات عبادت کرتے ہیں ۔تہجد کا وقت چونکہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے،اس لیے رزقِ حلال،صحت،صالح اولاد،غرض ہر حاجت کی دعا مانگی جا سکتی ہے۔’’عبادالرحمٰن‘‘ کی ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ یہ دعا کرتے ہیں:

**رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً (٦٥)**

**’’ہمارے پروردگار!جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے۔حقیقت یہ ہے کہ اس کا عذاب وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے۔‘‘**

دنیا کی چیزیں اگر نہ بھی ملیں تو وقتی نقصان یا وقتی تکلیف ہوگی اور بعد میں ختم ہو جائے گی،لیکن اصل کامیابی تو جہنم سے بچ جانا ہے،کیونکہ اس کی تکلیف نا قابل برداشت اور دیر تک رہنے والی ہے۔خلاصہ یہ کہ ’’عبادالرحمٰن‘‘ کی خصوصیات میں سے اہم خوبی تنہائی میں اپنے رب کو یاد رکھنا،اس کی عبادت کرنا اور تہجد کا اہتمام کرنا ہے۔

شعبان - رمضان ١٤٤١ھ

April 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | 1 ٧ | 2 ٨ | 3 ٩ | 4 ١٠ | 5 ١١ |
| 6 ١٢ | 7 ١٣ | 8 ١٤ | 9 ١٥ | 10 ١٦ | 11 ١٧ | 12 ١٨ | 13 ١٩ | 14 ٢٠ | 15 ٢١ | 16 ٢٢ | 17 ٢٣ | 18 ٢٤ | 19 ٢٥ |
| 20 ٢٦ | 21 ٢٧ | 22 ٢٨ | 23 ٢٩ | 24 ٣٠ | 25 یکم رمضان | 26 ٢ | 27 ٣ | 28 ٤ | 29 ٥ | 30 ٦ | | | |

*'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'*


SHARE N CARE

**شیئر اینڈ کیئر تکافل**

شیئر اینڈ کیئر مختلف خصوصیات سے آراستہ ایک جنرل یونٹ لنکڈ پلان ہے۔ جسے سرمایہ کاری اور طویل المیعاد بچت کے ذریعے شریکِ تکافل کے معاشی تحفظ کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔جو کہ خاندان کے سربراہوں کیلئے اپنے زیرِ کفالت افراد کو پرسکون زندگی فراہم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (67)

ترجمہ: ''اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ ان کا طریقہ اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔''

"and those who, when they spend, are neither extravagant nor miserly, and it (i.e. their spending) is moderate in between (the two extremes)"

## خرچ میں میانہ روی

''عبادالرحمٰن'' کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے اور اللہ کی دی گئی مالی نعمتوں کو خرچ کرتے ہوئے اعتدال کا دامن نہیں چھوڑتے ، وہ نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں۔''اسراف'' کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا اور''اقتار'' کے معنی ہیں ضرورت سے کم خرچ کرنا اور بخل کرنا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے''خاص بندوں'' کی صفت ذکر فرمائی ہے کہ وہ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے یعنی نہ ہی مال کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں استعمال کرتے ہیں اور نہ ہی جائز اور مباح کاموں میں حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں ،اسی طرح نہ وہ بخل سے کام لیتے ہیں یعنی جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں خرچ کرنے میں تنگی نہیں کرتے ، جو حقوق ان کے ذمہ میں واجب ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ بہر حال جہاں خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں خرچ نہ کیا جائے وہ ناجائز ہے،اور اس پر سخت وعید ہے،ارشادِ باری تعالیٰ ہے: هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (آل عمران: ۱۸۰) ''(وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ) یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے۔اس کے برعکس یہ ان کے حق میں بہت بری بات ہے۔جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہوگا، قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔''

حدیث میں اس کی تشریح نبی کریم ﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ ایسا مال ایک زہریلے سانپ کی شکل میں بخیل کے گلے میں ڈال دیا جائے گا جو اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا:''میں ہوں تیرا مال! میں ہوں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ!'' (بخاری)۔ اکثر صورتوں میں بخل گناہ کبیرہ ہے اور بعض صورتوں میں بخل اگرچہ گناہِ کبیرہ نہیں ہوتا،لیکن مذموم ضرور ہوتا ہے۔بخل مذموم وہاں ہوتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم تو نہیں دیا،مگر عرفاً معاشرے میں وہاں خرچ کیا جاتا ہے ،جیسے کوئی مہمان آجائے تو عام طور اس کو ٹھنڈا یا گرم ضرور پلایا جاتا ہے،لیکن اگر کوئی آدمی اتنا کنجوس ہو کہ وہ مہمان کو پوچھتا ہی نہ ہو تو ظاہر ہے کہ یہ شریعت کے بھی خلاف ہے اور مہمان کے اکرام اور معاشرے کے آداب کے بھی خلاف ہے، اس لیے یہ صورت بھی بخل میں داخل ہے۔ جبکہ دوسری طرف اس کی ضد''اسراف'' یعنی حد سے زیادہ خرچ کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے، جس کی بدترین شکل ''تبذیر'' ہے یعنی اللہ کے دیے ہوئے مال کو بے دریغ گناہ کے کاموں میں استعمال کرنا اور تبذیر کے مرتکبین کو قرآن مجید میں شیطان کے بھائی سے تعبیر کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (الاسراء: ۲۶،۲۷)

''اپنے مال کو بے ہودہ کاموں میں نہ اڑاؤ۔ یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں، وہ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔''

شریعت نے نیکی کے کاموں میں بھی سارا مال صدقہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا:''ایک تہائی مال اللہ کے راستے میں دیدو، یہ ایک تہائی بھی کافی ہے، اور فرمایا کہ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ صورت بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔'' (بخاری) مال کو اعتدال کے ساتھ خرچ کرنے میں دنیا کا بھی فائدہ ہے اور آخرت کا بھی، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ما عال من اقتصد (شعب الایمان) ''جو خرچ کرنے میں میانہ روی کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔''

لہٰذا ''رحمٰن کے بندے'' نہ تو مال خرچ کرنے میں اتنی تنگی کرتے ہیں کہ حقدار کو اس کا حق ہی نہ ملے اور نہ اتنا اسراف کرتے ہیں کہ سارا مال ختم ہو جائے اور لوگوں کی جیبوں پر نظر رہے، بلکہ ان کا معاملہ اس افراط و تفریط کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہوتا ہے۔

رمضان – شوال ۱٤٤١ھ

May 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | | | 1 ٧ | 2 ٨ | 3 ٩ |
| 4 ١٠ | 5 ١١ | 6 ١٢ | 7 ١٣ | 8 ١٤ | 9 ١٥ | 10 ١٦ | 11 ١٧ | 12 ١٨ | 13 ١٩ | 14 ٢٠ | 15 ٢١ | 16 ٢٢ | 17 ٢٣ |
| 18 ٢٤ | 19 ٢٥ | 20 ٢٦ | 21 ٢٧ | 22 ٢٨ | 23 ٢٩ | 24 ٣٠ | 25 یکم شوال | 26 ٢ | 27 ٣ | 28 ٤ | 29 ٥ | 30 ٦ | 31 ٧ |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'


abc Education Takaful

**اے بی سی ایجوکیشن تکافل**

اے بی سی ایجوکیشن تکافل ایک محفوظ اور زرتعاون کی ادئیگی کے اعتبار سے قدرے آسان پلان ہے جو کہ مستقبل میں بچوں کی تعلیم جاری رکھنے کا انتظام فراہم کرتا ہے۔اس پلان میں والدین کے پاس یہ موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی بچت کا ایک معمولی حصہ باقاعدگی سے ادا کر کے اپنے بچوں کے لئے ایک تعلیمی فنڈ قائم کر سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ممبرشپ کے اختتام یا انتقال کی صورت میں بچوں کا تعلیمی سفر جاری رکھنے کے لئے ایک معقول فنڈ میسر ہوگا۔

111-TAKAFUL(825-238)

PAKISTAN'S PIONEER AND THE LARGEST TAKAFUL GROUP

www.pakqatar.com.pk

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ (68)

ترجمہ: ''اور جو اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے۔''

"and those who do not invoke any other god along with Allah"

## ظاہری اور پوشیدہ شرک سے اجتناب

''عبادالرحمٰن'' کی ایک صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ رحمٰن کے بندے اللہ کے سوا نہ کسی اور کو پکارتے ہیں اور نہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ اپنی ذات میں بھی یکتا ہے، اپنی صفات میں بھی یکتا ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور اس جیسا کوئی بھی نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔ لہذا وہ اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں، ان کے دلوں میں خشیت اور خوف صرف اللہ کا ہوتا ہے۔ شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ انسان کے ہر قسم کے گناہوں کی معافی ہوسکتی ہے، لیکن شرک کو بغیر توبہ کے اللہ رب العزت کسی صورت معاف نہیں فرمائیں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (النساء:٤٨)

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اور اس سے کمتر ہر بات کو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ اور اسکے رسول بہتر جانتے ہیں''، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اسے عذاب نہ دے۔'' (بخاری)

شرک کی تین قسمیں ہیں؛ ا۔۔۔ شرک فی الذات، یعنی ایک سے زیادہ خدا کا قائل ہونا۔ ۲۔ شرک کی دوسری قسم، شرک فی الصفات ہے، یعنی کوئی شخص صرف ایک اللہ کو ہی مانتا ہے، لیکن جو صفت جس درجہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے، اسی درجہ میں مخلوق کے لیے ثابت کرتا ہے، جیسا کہ مشرکینِ مکہ کا حال تھا کہ معبود صرف اللہ کو مانتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات میں بتوں کو شریک کرتے تھے۔ ۳۔ شرک کی تیسری قسم، شرک فی العبادات ہے، یعنی آدمی کسی مخلوق مثلاً بتوں، چاند، سورج، کسی ولی اللہ یا مزار، غرض کسی بھی غیر اللہ کی عبادت کرے گا تو مشرک ہوگا۔ یہ تمام اقسام شرکِ حقیقی کی ہیں، لیکن بعض اوقات کوئی ایسا عمل یا ایسی بات ہوتی ہے جو شرک تو نہیں ہوتی، لیکن شرک کے مشابہ ہوتی ہیں، یعنی اس کا مرتکب مشرک تو نہیں کہلائے گا، البتہ مشرکین کے مشابہ ضرور ہوجائے گا۔ لہٰذا نہ ایسا کام کیا جائے جس میں شرک سے مشابہت ہو، مثلاً کسی بزرگ، ولی، افسر یا استاد کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور نہ ہی ایسی بات کی جائے جس میں شرک کی مشابہت ہو۔

اور صرف عبادت ہی نہیں بلکہ مانگنے میں بھی وہ مخلوق سے آس لگانے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اذا سألت فاسئل اللّٰه واذا استعنت فاستعن باللّٰه (ترمذی) ''جب (کوئی چیز) مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد مانگو تو (وہ بھی) اللہ سے مانگو۔'' لہٰذا ''رحمٰن کے بندے'' نہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں اور نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں، حتیٰ کہ کوئی ایسا قول و فعل بھی اختیار نہیں کرتے جو شرک کے مشابہ ہو۔

**June 2020**

شوال – ذوالقعدہ ١٤٤١ھ

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 ٨ | 2 ٩ | 3 ١٠ | 4 ١١ | 5 ١٢ | 6 ١٣ | 7 ١٤ | 8 ١٥ | 9 ١٦ | 10 ١٧ | 11 ١٨ | 12 ١٩ | 13 ٢٠ | 14 ٢١ |
| 15 ٢٢ | 16 ٢٣ | 17 ٢٤ | 18 ٢٥ | 19 ٢٦ | 20 ٢٧ | 21 ٢٨ | 22 ٢٩ | 23 یکم ذوالقعدہ | 24 ٢ | 25 ٣ | 26 ٤ | 27 ٥ | 28 ٦ |
| 29 ٧ | 30 ٨ | | | | | | | | | | | | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

خزینہ

خزینہ تکافل میں جدید خطوط پر استوار سرمایہ کاری کو ترجیح دی گئی ہے، جبکہ تحفظ اس پلان کا لازمی جزو ہے۔ اس پلان کے آغاز ہی سے اخراجات وصول نہیں کیے جاتے بلکہ فنڈز کی ١٠٠ فیصد ایلوکیشن کی جاتی ہے۔

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ (68)

ترجمہ: ’’اور جس جان کو اللہ نے حرمت بخشی ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے۔‘‘

**"and do not kill a person whom Allah has given sanctity, except rightfully"**

## ناحق قتل سے اجتناب

’’عبادالرحمٰن‘‘ کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ رحمٰن کے بندے ناحق کسی کا بھی قتل نہیں کرتے۔ قرآن وحدیث میں ناحق قتل کی ممانعت اور اس کی سخت ترین سزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے، اس کی سزا کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآءُہٗ جَھَنَّمُ خَالِداً فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَاباً عَظِیْماً (النساء:۹۳) ’’اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا، اور اللہ نے اس کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے‘‘۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا: مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعاً وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعاً (المائدہ:۳۲) ’’جو کوئی قتل کرے، جبکہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلہ لینے کے لئے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔‘‘ یعنی ایک شخص کے خلاف قتل کا یہ جرم پوری انسانیت کے خلاف جرم ہے، کیونکہ کوئی شخص قتلِ ناحق کا ارتکاب اسی صورت میں کرتا ہے جب اس کے دل سے انسان کی حرمت کا احساس مٹ جائے۔ ایسی صورت میں اگر اس کے مفاد یا سرشت کا تقاضا ہوگا تو وہ کسی اور کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا، اور اس طرح پوری انسانیت اس کی مجرمانہ ذہنیت کی زد میں رہے گی۔ نیز جب اس کی ذہنیت کا چلن عام ہو جائے تو تمام انسان غیر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا قتلِ ناحق کا ارتکاب چاہے کسی کے خلاف کیا گیا ہو، تمام انسانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جرم ہم سب کے خلاف کیا گیا ہے۔ (آسان ترجمۂ قرآن) البتہ حدیث مبارکہ سے تین صورتوں میں کسی مسلمان کو سزا کے طور پر قتل کرنے کی اجازت دی گئی ہے، ترمذی کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، ہاں مگر تین چیزوں میں سے ایک چیز پائی جائے، (۱) آدمی شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو رجم کیا جائے گا) (۲) اسلام لایا اور پھر مرتد ہوگیا (مرتد کی سزا قتل ہے) یا ناحق کسی کو قتل کیا (تو اس کے بدلے میں قصاص واجب ہوگا)۔‘‘ لیکن سزا دینا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے، کسی عام آدمی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ خود یہ سزائیں جاری کرتا پھرے۔

اسلام نے نہ صرف مسلمانوں کی جان کی حرمت کو واضح طور پر بیان کیا ہے، بلکہ غیر مسلم شہری کی جان کو بھی ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: مَنْ قَتَلَ مُعَاھِداً لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَاماً (بخاری) ’’اگر کسی نے معاہد (ذمی) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے محسوس ہوتی ہے۔‘‘ اور صرف قتل کرنا ہی گناہ نہیں، بلکہ قتل کے معاملے میں معاون بننا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا باعث ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ مَکْتُوْباً بَیْنَ عَیْنَیْہِ آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (ابن ماجہ) ’’کسی شخص نے آدھے کلمہ کے برابر بھی کسی انسان کے قتل میں مدد کی تو (قیامت کے دن) جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اس کے ماتھے پر لکھا ہوا گا کہ ’’اللہ کی رحمت سے دور ہے‘‘۔

’’رحمٰن کے بندوں‘‘ کو انسانی جان کی قدر و قیمت کا خوب اندازہ ہوتا ہے، لہٰذا نہ وہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی قتل کرنے میں کسی کی معاونت کرتے ہیں۔ گویا معاشرے کو پر امن رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ذوالقعدہ – ذوالحجۃ ۱۴۴۱ھ

Jul 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 1 ۹ | 2 ۱۰ | 3 ۱۱ | 4 ۱۲ | 5 ۱۳ | 6 ۱۴ | 7 ۱۵ | 8 ۱۶ | 9 ۱۷ | 10 ۱۸ | 11 ۱۹ | 12 ۲۰ | |
| 13 ۲۱ | 14 ۲۲ | 15 ۲۳ | 16 ۲۴ | 17 ۲۵ | 18 ۲۶ | 19 ۲۷ | 20 ۲۸ | 21 ۲۹ | 22 ۳۰ | 23 یکم ذوالحجۃ | 24 ۲ | 25 ۳ | 26 ۴ |
| 27 ۵ | 28 ۶ | 29 ۷ | 30 ۸ | 31 ۹ | | | | | | | | | |

*'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'*


### سیلری سیونگ تکافل

سیلری سیونگ تکافل پلان، شیئر اینڈ کیئر تکافل پلان کی طرز پر خاص طور پر ان ملازمین کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے جو چھوٹے، آسان اور قابل انتظام زرتعاون کو بروقت ادا کر سکتے ہوں۔ اس پلان کے مطابق کسی ادارے کا مالک ملازمین کی ماہانہ تنخواہوں سے معمولی زرتعاون منہا کر کے مجموعی رقم کے ذریعے اپنے ملازمین کو اضافی سہولت فراہم کر سکتا ہے۔ اور کوئی ملازم اپنے پراویڈنٹ فنڈ سے بھی اس پلان میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔

Salary Savings Plan

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَن یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَاماً (68)

ترجمہ: ”اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو یہ کام کرے گا، اسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

"nor do they fornicate; and whoever does it, shall face the recompense of his sin"

# حیا اور پاکدامنی

انسان کو اللہ رب العزت نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، حتیٰ کہ ایک متقی مؤمن کا درجہ عام فرشتوں سے بھی افضل ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتوں کو نہ بھوک لگتی ہے، نہ پیاس، نہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف انسان میں خیر اور شر دونوں قسم کے مادے رکھے گئے ہیں، معاشرے اور ماحول سے متاثر ہو کر اس کے دل میں گناہ کے خیالات جنم لیتے ہیں، لیکن وہ محض اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، اور ان نفسانی خواہشات پر عمل کرنے سے باز رہتا ہے اور خود کو ”اشرف المخلوقات“ کا صحیح مصداق ثابت کرتا ہے اور قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ حاصل کرنے کا اعزاز پاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سات (خوش نصیب) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) ان کو اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دیں گے، جس دن عرشِ الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (ان میں سے ایک) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں جوان ہوا ہو اور ایک وہ شخص جس کو کسی صاحبِ حسب و نسب اور صاحبِ حسن و جمال خاتون نے غلط دعوت (حرام کاری کی دی مگر اس نے یہ کہہ کر اس کی دعوت رد کر دی کہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔“ (بخاری) اور ایسا شخص جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، اس کے لیے انعام بھی بہت اونچا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ (بخاری)

اتنے انعامات اور جنت کی ضمانت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص زنا جیسے بیہودہ کام کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر اللہ کی پکڑ بھی بہت خطرناک ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَن یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَاماً یُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَاناً (٦٨) ”اور جو یہ کام کرے گا، اسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھا بڑھا کر دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ ذلیل ہو کر اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“ جبکہ دنیا میں زنا کی سزا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ، اور اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو، اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے۔ اور یہ بھی چاہیے کہ مؤمنوں کا ایک مجمع ان کی سزا کو کھلی آنکھوں سے دیکھے۔“ (النور:٢) یہ وہ سزا ہے جو مرد یا عورت کے زنا کرنے پر قرآن کریم نے مقرر فرمائی ہے، اور جسے اصطلاح میں ”حدِ زنا“ کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات اور اپنے عمل سے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اگر زنا کا ارتکاب کسی غیر شادی شدہ مرد یا عورت نے کیا ہو تب تو یہی سزا دی جائے گی اور اگر جرم کا ارتکاب شادی شدہ مرد یا عورت نے کیا ہو تو اس کی سزا ”رجم“ یعنی سنگساری ہے (آسان ترجمۂ قرآن)۔ یعنی ایسے شخص کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا پیدا ہونا کوئی غلط نہیں، یہ بھوک، پیاس اور قضائے حاجت کی طرح ایک فطری معاملہ ہے۔ جس طرح ایک صحت مند شخص کو بھوک اور پیاس لگتی ہے اور اگر بھوک نہ لگے تو یہ بیماری کی علامت ہے، اسی طرح ایک صحت مند انسان کے اندر ایسی خواہشات کا پیدا ہونا بھی فطری تقاضا ہے، کوئی بری بات نہیں۔ البتہ بھوک پیاس کے وقت انسان خراب اور گندی چیزیں نہیں کھا لیتا، سوچ سمجھ کر کھاتا پیتا ہے۔ اسی طرح اس جذبہ کو پورا کرنے کے لیے شریعت نے ”نکاح“ کی صورت میں ایک جائز راستے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ خوب ترغیب دی ہے، نبی کریم ﷺ نے خود ایک موقع پر نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے جو آدمی نکاح کر سکتا ہو اس کو نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ اس سے نگاہ نیچی ہوتی ہے اور شرمگاہ محفوظ ہوتی ہے۔“ (متفق علیہ)

لہٰذا آج انٹرنیٹ کے دور میں قرآن کریم ”عباد الرحمٰن“ کی اس صفت کے ذریعے یہ ہدایت دیتا ہے کہ پاک دامن رہنا ضروری ہے، ہر طرح کے حرام کاموں سے خود کو بچانا، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ افراد کی علامت ہے۔

ذوالحجۃ ١٤٤١ھ - محرم ١٤٤٢ھ

Aug 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | 1 ١٠ | 2 ١١ | 3 ١٢ | 4 ١٣ | 5 ١٤ | 6 ١٥ | 7 ١٦ | 8 ١٧ | 9 ١٨ |
| 10 ١٩ | 11 ٢٠ | 12 ٢١ | 13 ٢٢ | 14 ٢٣ | 15 ٢٤ | 16 ٢٥ | 17 ٢٦ | 18 ٢٧ | 19 ٢٨ | 20 ٢٩ | 21 یکم محرم | 22 ٢ | 23 ٣ |
| 24 ٤ | 25 ٥ | 26 ٦ | 27 ٧ | 28 ٨ | 29 ٩ | 30 ١٠ | 31 ١١ | | | | | | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'


Investment SHIELD

انویسٹمنٹ شیلڈ تکافل

انویسٹمنٹ شیلڈ یکمشت کنٹری بیوشن پر مشتمل سرمایہ کاری کا پہلا اور منفرد پلان ہے۔ اس کا بنیادی کام تکافل کے مستحکم تحفظ کے ساتھ ساتھ منافع کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانا ہے۔

PAK-QATAR TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

وَالَّذِيۡنَ لَا يَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا(72)

ترجمہ: ”اور جو ناحق کاموں میں شامل نہیں ہوتے، اور جب کسی لغو چیز کے پاس سے گذرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔“

"and those who do not witness falsehood, and when they pass by theabsurd things, pass by them with dignity"

## جھوٹ، باطل اور فضول کاموں سے اجتناب

”عبادالرحمٰن“ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے، بلکہ ان کا لمحہ لمحہ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے استعمال ہوتا ہے، وہ لہو و لعب اور جھوٹی گفتگو نہیں کرتے اور بے مقصد باتوں اور کاموں سے اجتناب کرتے ہیں، یہاں ”شہادتِ زور“ کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ وہ باطل کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے، یعنی نہ ہی وہ کفر و شرک کی مجلسوں، ان کی عیدوں، جشنوں میں آتے جاتے ہیں اور نہ ہی گانے بجانے، بے حیائی اور ناچ رنگ، شراب کے پینے پلانے، لہو و لعب، غیبت یا بدکاری، ظلم و زیادتی یا کسی بھی گناہ کی منصوبہ بندی کی مجالس میں شرکت کرتے ہیں، غرض ایسی ہر مجلس میں شرکت سے وہ اجتناب کرتے ہیں جس میں باطل اور جھوٹ کی تائید ہو۔ اور دوسرے معنی یہ کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کو ستانا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔“ (صحیح بخاری) نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے تین دفعہ یہی فرمایا تو صحابہ نے عرض کی: ”کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا“ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: ”سنو! اور جھوٹی گواہی دینا، سنو! اور جھوٹی گواہی دینا۔“ اور یہ جملہ آپ ﷺ بار بار دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم اپنے دل میں کہنے لگے کہ کاش! رسول اللہ ﷺ اب خاموش ہو جائیں۔ (صحیح بخاری) اس کے بعد ”عبادالرحمٰن“ کی اگلی صفت یہ بیان فرمائی کہ:

### ”جب کسی لغو چیز کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔“

”لغو“ کا مطلب ہے بیکار مشغلہ اور فضول کام، جس میں نہ دنیا کا کوئی فائدہ ہو نہ آخرت کا۔ حقیقت یہ ہے اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا، اس کی ذمہ داریاں اور حقوق متعین کیے اور اس کے ساتھ بہت سی ضرورتیں لگا دی، مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، شادی بیاہ وغیرہ اور اس کی آزمائش کے لیے بہت سے فتنے رونما کیے۔ انسان کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اپنے حقوق و فرائض کو پورا کرتے ہوئے دنیاوی ضرورتوں میں بھی بقدر ضرورت مشغول ہو سکتا ہے اور ہر ایسے کام سے اجتناب کرے جو نہ عبادت ہو اور نہ کسی دنیاوی ضرورت کا حامل ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ اور بے مقصد ہو۔“ (جامع الترمذی)

لہٰذا ”عبادالرحمٰن“ لغو چیز اور لغو کام سے اعراض کرتے ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ایک اصول بھی بیان فرما دیا گیا کہ کسی کو نیکی کی ترغیب دینا یا کسی برائی سے روکنا اس وقت واجب ہے، جب نصیحت کرنے والے کو علم ہو کہ میری بات سن کر ان کو تنبیہ ہوگی، اور جب پتہ ہو کہ میری نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا تو اس وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم واجب نہیں رہتا بلکہ مستحب ہو جاتا ہے، اور اگر فتنہ یا ذلت کا قوی اندیشہ ہو تو آدمی کو چاہیے کہ کچھ کہے بغیر وہاں سے گزرتا چلا جائے۔ لہٰذا ”رحمٰن کے بندے“ اپنے قیمتی لمحات کو ضائع نہیں کرتے، نہ تو اس لغو اور بیہودہ کام اور مجلس میں شریک ہوتے ہیں اور نہ ان لوگوں کی تحقیر کرتے ہیں جو ان کاموں میں مبتلا ہیں اور نہ خود کو ان سے افضل و بہتر سمجھ کر تکبر میں مبتلا ہوتے ہیں، البتہ اس برے اور لغو کام کو برا سمجھتے ہوئے اپنی عزت نفس بچا کر وقار کے ساتھ وہاں سے گزر جاتے ہیں۔

محرم - صفر ۱٤٤٢ھ

Sep 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | 1 ١٢ | 2 ١٣ | 3 ١٤ | 4 ١٥ | 5 ١٦ | 6 ١٧ |
| 7 ١٨ | 8 ١٩ | 9 ٢٠ | 10 ٢١ | 11 ٢٢ | 12 ٢٣ | 13 ٢٤ | 14 ٢٥ | 15 ٢٦ | 16 ٢٧ | 17 ٢٨ | 18 ٢٩ | 19 یکم صفر | 20 ٢ |
| 21 ٣ | 22 ٤ | 23 ٥ | 24 ٦ | 25 ٧ | 26 ٨ | 27 ٩ | 28 ١٠ | 29 ١١ | 30 ١٢ | | | | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

**موٹر تکافل**

اس پلان میں آپ کی گاڑی (پرائیویٹ / کمرشل) کو ہونے والے ممکنہ نقصان کی تلافی کے لئے مکمل طور پر معاشی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ نیز اس پلان کے کنٹری بیوشن میں اضافہ کر کے ہنگامہ آرائی، دھماکہ، نقب زنی، ماحولیاتی تغیرات، زلزلے اور دیگر قدرتی آفات وغیرہ سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لیے بھی معاشی تحفظ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

# والذین اذا ذکروا بایات ربھم لم یخروا علیھا صما وعمیانا

وَالَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمۡ لَمۡ يَخِرُّوۡا عَلَيۡهَا صُمًّا وَّعُمۡيَانًا (73)

ترجمہ: ’’اور جب انہیں اپنے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں کرتے۔‘‘

"and those who, when they are reminded of the verses of their Lord, do not fall at them as deaf and blind ones"

## تدبر و فکر، نصیحت کو قبول کرنا

اس آیت کے بھی دو مفہوم ہیں اور دونوں ہی درست ہے: ایک مفہوم یہ ہے کہ ان کے سامنے جب قرآن مجید یا نبی کریم ﷺ کی احادیث پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کو کان کھول کر سنتے ہیں اور آنکھیں کھول کر عمل کرتے ہیں، اندھے بہرے نہیں ہوتے، کیونکہ کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

صُمٌّ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ (البقرۃ:۱۸)

’’وہ بہرے ہیں (حق بات نہیں سنتے)، گونگے ہیں (ان کے منہ سے حق بات نہیں نکلتی)، اندھے ہیں (حق کے راستے پر چلنے کو تیار نہیں ہوتے)، چنانچہ اب وہ واپس نہیں آئیں گے‘‘

لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ خاص بندے ایسے لوگ نہیں ہیں جو اللہ کی آیات سن کر ٹس سے مس نہ ہوں، بلکہ وہ ان کا گہرا اثر قبول کرتے ہیں۔ جو ہدایت ان آیات میں آئی ہو اس کی پیروی کرتے ہیں، جس چیز کو فرض قرار دیا گیا ہو اسے بجالاتے ہیں، جس چیز کی مذمت بیان کی گئی ہو اس سے رک جاتے ہیں۔ اس آیت کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب ان کو اللہ تعالیٰ کی آیات یاد دلائی جاتی ہیں اور احکام دیے جاتے ہیں تو وہ ان پر اندھے بہرے ہو کر صرف اپنا شوق پورا کرنے کے لیے عمل نہیں کرتے، بلکہ بہت سوچ سمجھ کر، احتیاط کے ساتھ، طریقے سے عمل کرتے ہیں کہ دین کا کون سا کام کس وقت اور کس طریقے سے کرنا ہے، مثلاً وضو میں کم از کم ایک مرتبہ عضو کو دھونا فرض اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونا مستحب ہے، لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وضو کرنا تو اچھی بات ہے میں تو ہر عضو کو چار مرتبہ دھوؤں گا تو ایسا کرنا پسندیدہ نہیں، کیونکہ وضو کا یہ طریقہ نہیں ہے، چنانچہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وضو کا طریقہ سیکھنے کے لیے حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ان کو وضو کا طریقہ سکھایا اور (ہر عضو کو) تین تین مرتبہ دھویا، پھر ارشاد فرمایا:

’’وضو اس طرح ہوتا ہے، جو شخص اس سے زیادہ کرے گا تو وہ برا کام اور ظلم و زیادتی کرے گا‘‘ (ابوداؤد)

مفسرین نے اس آیت کے یہ دو ہی مطلب بیان کیے ہیں، البتہ بعض عقل پرست حضرات اس آیت کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو جب آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بلا سوچے سمجھے ان پر نہیں گرے پڑتے۔ بلکہ اگر وہ آیات عقل کے مطابق ہوں، تب تو انہیں قبول کرتے ہیں اور پھر اس سے مزید نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ قرآن کا کوئی حکم ایسا نہیں جو عقل انسان کے مطابق نہ ہو۔ اس طرح وہ وحی الٰہی کو عقل کے تابع بنا دیتے ہیں اور جس آیت کا مفہوم ان کی عقل میں نہیں آتا ان میں اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم بالکل تبدیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس آیت کا یہ مفہوم لینا بالکل بھی درست نہیں، کیونکہ دین میں جتنے بھی تعبدی امور ہیں وہ سب ایسے ہیں جن تک عقل کی رسائی ممکن نہیں، مثلاً یہ کہ حدث یا ہوا نکلنے سے وضو کیوں ٹوٹ جاتا ہے اور صاف ستھرے اجزائے بدن کو از سر نو کیوں دھونا پڑتا ہے؟ اگر احکام کا دار و مدار عقل پر ہی ہوتا تو العیاذ باللہ نہ آسمانی کتابوں کی ضرورت ہوتی اور نہ ہی اس کو سمجھانے کے لیے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا جاتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ’’رحمٰن کے بندے‘‘ اللہ کی طرف سے نازل کردہ نصیحت کو سوچ سمجھ کر عقلِ سلیم کو استعمال کرتے ہوئے، تدبر و فکر کے ساتھ دل سے قبول کرتے ہیں اور خواہ مخواہ کی عقلی تاویلات سے دین میں رخنہ اندازی نہیں کرتے۔

صفر – ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

Oct 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | | | 1 ۱۳ | 2 ۱٤ | 3 ۱۵ | 4 ۱٦ |
| 5 ۱۷ | 6 ۱۸ | 7 ۱۹ | 8 ۲۰ | 9 ۲۱ | 10 ۲۲ | 11 ۲۳ | 12 ۲٤ | 13 ۲۵ | 14 ۲٦ | 15 ۲۷ | 16 ۲۸ | 17 ۲۹ | 18 ۳۰ |
| 19 یکم ربیع الاول | 20 ۲ | 21 ۳ | 22 ٤ | 23 ۵ | 24 ٦ | 25 ۷ | 26 ۸ | 27 ۹ | 28 ۱۰ | 29 ۱۱ | 30 ۱۲ | 31 ۱۳ | |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

**فائر تکافل**

اس پلان میں، اثاثہ جات کو حادثاتی آگ اور آسمانی بجلی کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لئے معاشی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے، البتہ کنٹری بیوشن میں اضافہ کر کے ہنگامہ آرائی، دھماکہ، نقب زنی، ماحولیاتی تغیرات، زلزلے اور دیگر قدرتی آفات وغیرہ سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لیے بھی معاشی تحفظ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

111-TAKAFUL(825-238)

PAKISTAN'S PIONEER AND THE LARGEST TAKAFUL GROUP

www.pakqatar.com.pk

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

# رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (74)

ترجمہ: ”ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔“

"and those who say, "Our Lord, Give us, from our spouses and our children, comfort of eyes, and make us heads of the God-fearing"

## اہل وعیال کی اصلاح

”عبادالرحمٰن“ کی ایک اور صفت یہ ذکر کی گئی کہ ان کو صرف اپنی اصلاح کی فکر نہیں ہوتی، بلکہ قرآن کریم کے اس حکم قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:٦) ”اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ“ کی وجہ سے اپنے قریبی متعلقین، جیسے شوہر، بیوی، بچے، اور گھر کے افراد کی بھی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، انہیں اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ اگر ہم جنت کے راستے پر چل رہے ہیں تو یہ بھی ہمارے ساتھ اس راستے پر چلیں، ایسا نہ ہو کہ ان کی دنیا و آخرت تباہ ہوجائے۔ نبی کریم ﷺ کی تبلیغ کا بھی یہی سلسلہ تھا کہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، پھر آپ ﷺ نے دائرہ بڑھایا، یہاں تک کہ پورے عالمِ اسلام میں دین پھیل گیا۔ یہ دعا قرآن مجید نے ہر مرد و عورت کو سکھائی ہے تاکہ جب میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جب والدین اور اولاد ایک دوسرے کو دیکھیں تو ان کو سکون ملے۔ آنکھیں ٹھنڈی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول دیکھے اور ان کو ظاہری صحت و عافیت اور خوشحالی بھی عطا ہو۔ اور متقین کا امام بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اہل وعیال کا سرپرست ہوتا ہے اور جب اولاد اور گھر والے متقی بن جائیں گے تو طبعی طور پر یہ شخص ان متقین کا امام اور پیشوا بن جائے گا۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا میں اپنے لیے کوئی ریاست و امامت اور پیشوائی طلب کرنا مقصود نہیں، بلکہ مقصود اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیں ایسا بنادیجیے کہ لوگ دین وعمل میں ہماری اقتداء کیا کریں اور ہمارے علم وعمل سے ان کو نفع پہنچے تاکہ اس کا ثواب ہمیں حاصل ہو (معارف القرآن:٦/٥٠٩)۔ جب اولاد متقی اور نیک و صالح ہوگی تو وہ بھی اپنے والدین کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں گے جو کہ والدین کے صدقہ جاریہ بھی ہے اور قرآن کریم میں اولاد کو اس کی ترغیب اور حکم بھی دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا (الاسراء:٢٤) اور یہ دعا کرو کہ ”یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے“

قرآن کریم میں ایک اور موقع پر ایسی دعا سکھائی گئی جو اس بندے، اس کے والدین اور اولاد سمیت تمام مؤمن مرد و عورت کو شامل ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراھیم:٤١)

”یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرما دیجیے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور ہماری دعا قبول فرما لیجیے۔ اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن میری بھی مغفرت فرمائیے، میرے والدین کی بھی، اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں“

مذکورہ بالا دعا تو صاحبِ اولاد لوگوں کے لیے ہے، لیکن اگر کسی کو اولاد کی نعمت میسر نہیں تو اس کو بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے اور حضرت زکریا علیہ السلام کی اس دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہیے: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:٣٨) ”یارب! مجھے خاص اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما دے۔ بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔“

”عبادالرحمٰن“ کی اس صفت کا حاصل یہ ہے کہ ان کو صرف اپنا عمل درست کرنے کا اہتمام نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ساتھ وہ اپنے بیوی، بچوں اور قریبی لوگوں پر بھی انتہائی شفقت اور رحمت کا معاملہ کرکے ان کو بھی دین کے راستے پر چلاتے ہیں۔

ربیع الاول – ربیع الثانی ١٤٤٢ھ

Nov 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 30<br>١٤ | | | | | | | | | | | | | 1<br>١٤ |
| 2<br>١٥ | 3<br>١٦ | 4<br>١٧ | 5<br>١٨ | 6<br>١٩ | 7<br>٢٠ | 8<br>٢١ | 9<br>٢٢ | 10<br>٢٣ | 11<br>٢٤ | 12<br>٢٥ | 13<br>٢٦ | 14<br>٢٧ | 15<br>٢٨ |
| 16<br>٢٩ | 17<br>یکم ربیع الثانی | 18<br>٢ | 19<br>٣ | 20<br>٤ | 21<br>٥ | 22<br>٦ | 23<br>٧ | 24<br>٨ | 25<br>٩ | 26<br>١٠ | 27<br>١١ | 28<br>١٢ | 29<br>١٣ |

'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'

میرین تکافل

اس پلان کے تحت ٹرک، ریل گاڑی، بحری جہاز یا ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجے جانے والے سامان کو لاحق ناگہانی خطرات کے سلسلے میں معاشی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے، چاہے وہ امپورٹ یا ایکسپورٹ سے متعلق ہوں یا ان لینڈ ٹرانزٹ سے متعلق ہوں۔

PAK-QATAR
TAKAFUL
Together for Better

پاک قطر
تکافل
تعاون بہتری کے لئے

## رحمٰن کے بندوں کی خاص صفات کا تذکرہ

أُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یُلَقَّوۡنَ فِیۡهَا تَحِیَّۃً وَّ سَلٰمًا (75)

ترجمہ: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بالاخانے عطا ہوں گے، اور دعاؤں اور سلام سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔“

**"Such people will be rewarded with the high place - because they observed patience - and will be received therein with prayers of their eternal life and peace"**

## صبر کا انعام، جنّت

”عبادالرحمن“ کی ایک اہم صفت صبر سے کام لینا ہے، وہ اپنی زندگی میں صبر اور رضا کا کامل نمونہ ہوتے ہیں، شکوہ وشکایت سے دامن بچا کر رکھتے ہیں۔ انہیں خوبیوں کی بدولت انہیں جنت کے بالاخانے عطا کیے جائیں گے۔ صبر کا مفہوم بہت وسیع ہے اور قرآن وحدیث میں تین معنوں میں استعمال ہوا ہے:

۱۔ صبر علی الطاعات یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل میں سستی کا مقابلہ کر کے ان کو کامل طریقے سے بجالانا اور اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہنا۔ ۲۔ صبر علی المعصیۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے منع کیا ہے، اپنے دل پر جبر کر کے اللہ کی رضا کی خاطر اس کام سے رکے رہنا۔ ۳۔ صبر علی المصیبۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مصائب اور تکالیف آتی ہیں ان کو اللہ کا حکم سمجھ کر قبول کرنا اور اس پر کسی قسم کا شکوہ وشکایت نہ کرنا۔

عبادالرحمن صبر کی ان تینوں اقسام کے حامل ہوتے ہیں، نہ ان کے دل میں مال و دولت اور اسٹیٹس کی وجہ سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ فحش گوئی اور بدکلامی کرتے ہیں، وہ راتوں کو تنہائی میں عبادت بھی کرتے ہیں اور اس عبادت پر خود کو بہت اونچے درجے کا انسان سمجھنے کے بجائے جہنم کے عذاب سے بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں، نفسانی خواہشات کے طوفان ان کے دل میں بھی پیدا ہوتے ہیں، لیکن وہ خاص بندوں میں شامل ہونے کے لیے ان خواہشات کو حرام طریقے سے پورا کرنے سے روکتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ جب وہ اللہ کی رضا کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے اس صبر کا انعام ہو اور یہ انعام ان کو جنت کی شکل میں ملتا ہے اور جنت بھی کوئی کم درجے کی نہیں بلکہ ”غرفۃ“ کے مستحق ہوتے ہیں۔ ”غرفۃ“ سے مراد اونچی جگہ، بالاخانہ اور وہ کمرہ جو اوپر بنایا جائے، جو ہوادار بھی ہو اور اس میں طرح طرح کی سہولتیں بھی ہوں۔ سورۂ مؤمنون کے شروع میں کامیاب مؤمنین کی صفات ذکر کرنے کے بعد ان کے لیے انعام کے طور پر جنت الفردوس کا وعدہ کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ‎ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون: ۱۰، ۱۱) ”یہ ہیں وہ وارث، جنہیں جنت الفردوس کی میراث ملے گی۔ یہ اس دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جنت کے سو درجے ہیں، ہر درجہ اتنا بلند و بالا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، سب سے بلند جنت الفردوس ہے۔ جنت کا درمیانی اور اعلیٰ ترین مقام فردوس ہے۔ عرشِ الٰہی فردوس پر ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں، اس لئے تم جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔“ (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے ”عبادالرحمن“ کی آخری صفت صبر ذکر کی اور اس طرف اشارہ کیا کہ جو صفات پہلے ذکر کی گئی ہیں ان کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صبر کیا جائے، لیکن جب صبر کرلے گا اور اس کا جسم قبر میں اور روح اعلیٰ علیین میں پہنچے گی تو معاملہ بدل جائے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتوں اور اعزاز کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جب انعام کے طور پر جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتوں کی طرف سے یہ پیغام ملے گا: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد: ۲۴) ”تم نے (دنیا میں) جو صبر سے کام لیا تھا، اس کی بدولت اب تم پر سلامتی ہی سلامتی نازل ہوگی اور (تمہارے) اصلی وطن میں یہ تمہارا بہترین انجام ہے!“

آخر میں دعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہمیں ”عبادالرحمن“ کی صفات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان صفات سے مزین کر کے ان عظیم ہستیوں میں شامل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ربیع الثانی – جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ

Dec 2020

| Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun | Mon | Tue | Wed | Thu | Fri | Sat | Sun |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 1 ١٥ | 2 ١٦ | 3 ١٧ | 4 ١٨ | 5 ١٩ | 6 ٢٠ | 7 ٢١ | 8 ٢٢ | 9 ٢٣ | 10 ٢٤ | 11 ٢٥ | 12 ٢٦ | 13 ٢٧ |
| 14 ٢٨ | 15 ٢٩ | 16 ٣٠ | 17 يكم جمادى الاولىٰ | 18 ٢ | 19 ٣ | 20 ٤ | 21 ٥ | 22 ٦ | 23 ٧ | 24 ٨ | 25 ٩ | 26 ١٠ | 27 ١١ |
| 28 ١٢ | 29 ١٣ | 30 ١٤ | 31 ١٥ | | | | | | | | | | |

*'Lunar calendar is subject to sighting of the moon.'*

**ٹریول تکافل**

یہ پلان خاص طور پر حج اور عمرہ کی ادائیگی کے دوران پیش آنے والے خطرات ونقصانات کو کور کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ اس پلان کے تحت حادثاتی طور پر انتقال اور حادثاتی معذوری کے ساتھ ساتھ پاسپورٹ یا سامان کی گمشدگی، ناگہانی اخراج اور بیماری کی صورت میں علاج معالجہ وغیرہ کے سلسلے میں معاشی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔